روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ — اتوار۔ ۹۔صفر ۱۴۱۳ھ، ۹۔ظہور ۱۳۷۱ہش، ۹۔اگست ۱۹۹۲ء — نمبر ۱۸۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی درخواست دعا

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب فرماتے ہیں:

میرے چھوٹے بھائی عزیزم مرزا داؤد احمد صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں اور سی۔ایم۔ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ اسی طرح میرے بہنوئی عزیزم عباس احمد خان ابن حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب بھی جو جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کیلئے گئے ہوئے تھے۔ بعارضہ قلب بیمار ہو کر لندن میں ہسپتال میں داخل ہیں۔

خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے۔ کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی چیز ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نری پرہیزوں سے بچ سکتے ہو جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کارآمد انسان نہ بنا لے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ وہ ہزار بھاگتا پھرے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷)

"کیوں مصائب اور ابتلا آجاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہیئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھا لے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا؟ اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پہ نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷)

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں:

محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے داماد مکرم حبیب اللہ خاں ابن عبدالسلام خاں صاحب کا گردہ کا آپریشن اسلام آباد میں ہو رہا ہے۔ ان کے آپریشن کی کامیابی اور صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مرزا فہیم احمد ابن صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کو ۳۔اگست کی صبح کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا پڑپوتا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

مکرمہ امۃ الرحیم سلمیٰ بیگم صاحبہ صدر لجنہ دارالرحمت شرقی ۔ا کے داماد مکرم چوہدری عمر فاروق حیدر صاحب کی کار کے ایکسیڈنٹ میں تین جگہ سے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ آپریشن کے بعد اب پلستر اترنے والا ہے۔ جملہ احباب سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان

وہ احمدی دوست جنہوں نے منصوبہ بندی برائے ماحولیات (Environment Planning) میں ایم ایس سی یا پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہو جلد از جلد نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے رابطہ کریں۔

(ناظر تعلیم)

دوسروں کے اموال ناجائز طور پر مت کھاؤ

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث)

بعض لوگ دنیا میں ایسے ہیں کہ جو ایک دوسرے کا مال ناحق اور ناجائز طور پر کھاتے ہیں۔ ناجائز اور ناحق مال کھانے کے انسان نے بہت سے طریقے ایجاد کر لئے ہیں۔ چوری کے ذریعہ سے۔ ڈکیتی کے ذریعہ سے۔ کم ماپ تول کے ذریعہ سے، ملاوٹ کے ذریعہ سے۔ ناقص مال دینے کے ذریعہ سے۔ رشوت کے ذریعہ سے حکام پر اثر و رسوخ ڈال کر دوسرے کا مال غصب کرنے کا بھی ایک طریقہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لمبی فہرست ہے ساری یہاں دہرائی نہیں جا سکتی ......

دولت تو ہے ہی ایک ہاتھ سے نکل کے دوسرے ہاتھ میں جاتے والی۔ جہاں تک دولت کا ایک ہاتھ سے نکل کے دوسرے ہاتھ میں جانا ہے۔ دین حق نے بنیادی طور پر یہ حکم دیا ہے کہ ہر شخص اپنا حق لے، غیر کا حق نہ مارے اور اس طرح اقتصادی زندگی میں دین حق نے جو ایک فضا پیدا کی ہے امن اور سکون کی وہ ہر اس فضا سے مختلف ہے جو دنیا کے ہر دوسرے نظام نے انسانوں کے اندر قائم کی ہے۔ یہاں جو سب سے زیادہ دکھ دینے والی بات انسان کے لئے تھی اس کو نمایاں کرکے پیش کیا اور وہ یہ کہ ناحق مال کھانے کی نیت

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش ۹۔ اگست ۱۹۹۲ء

ہمارا رویّہ

اگر محبت اور پیار صرف محبت پیار ہی کے نتیجہ میں کیا جائے تو یہ تو کوئی بڑی بات نہ ہوئی۔ جیسا کسی دوسرے نے کیا ویسا ہی آپ نے بھی کر دیا۔ حالانکہ ہر انسان اپنے متعلق سمجھتا ہے کہ وہ دوسروں سے بہتر ہے۔ اگر بہتر ہے تو بہتر بن کر دکھائے۔ ایسے کام کرے جو دوسرے نہ کرتے ہوں اور ہوں وہ کام کرنے والے۔ یہ دوسرے سے بڑھ کر نیکی کرنے والی بات ہے۔ اور اگر ایسا ہو تو اپنے دل کے کسی کونے میں یہ خیال لایا جا سکتا ہے کہ ہم بھی کچھ ایسے بُرے تو نہیں۔ اچھے ہی ہیں۔

ہوتا یہ ہے کہ عام طور پر لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اس نے ہم سے کیا سلوک کیا ہے جو ہم اس سے اچھا سلوک کریں۔ جیسے کو تیسا محاورہ بھی انہیں جذبات کے اظہار کیلئے بنایا گیا ہے۔ یعنی جیسا سلوک دوسرے ہم سے کرتے ہیں ویسا ہی ہم بھی ان سے کریں گے۔ اس کے بالمقابل یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دوسروں سے وہ سلوک کرو جس کی تم ان سے توقع رکھتے ہو۔ اور چونکہ انسان توقع ہمیشہ اچھے سلوک ہی کی رکھتا ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ وہ خود بھی دوسروں سے اچھا سلوک کرے۔ بات کسی قدر مشکل ہے لیکن ہے یہ کرنے کی بات۔ اور اسی طرح۔ اور صرف اسی طرح معاشرہ بہتری کی طرف قدم اٹھا سکتا ہے۔ ورنہ تو جو کچھ ہو رہا ہے۔ ہو ہی رہا ہے۔ جو دوسرے سلوک کرتے ہیں۔ وہ کرتے رہیں گے اور جو ہم سلوک کرتے ہیں وہ بھی ہم کرتے ہی رہیں گے۔

ایک موقعہ جب بہتر سلوک کی زیادہ ضرورت پیش آتی ہے وہ ہے جب لوگ زیادہ تعداد میں موجود ہوں۔ جسے ہم ہجوم بھی کہہ سکتے ہیں ہجوم کی تو ویسے ہی نفسیات کچھ زیادہ پسندیدہ نہیں ہوتی۔ دوسروں کا خیال رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن انسان کا اصل شرف تو یہی ہے کہ مشکل میں اپنے آپ کو سنبھالے۔ اس وقت خاص طور پر اپنے آپ کو بہتر ثابت کرے جب ایسا کرنے کا موقعہ کم ہو۔ ہمارے جلسوں کی مثال دی جا سکتی ہے۔ جلسہ کے موقعہ پر بہت سے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ ان سب کے ساتھ برتاؤ ہمارے اخلاق کا پیمانہ بن کر سامنے آتا ہے۔ ہم چڑ جاتے ہیں؟ غصہ میں آ جاتے ہیں؟ ناپسندیدہ الفاظ منہ سے نکالتے ہیں؟ یا صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں۔ پیار و محبت سے سمجھاتے ہیں اور زبان کو نہایت شائستہ اور شستہ رکھتے ہیں۔ ہماری جماعت کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ ہم ایسے مواقع پر بہترین رویّہ پیش کرتے ہیں۔ آخر ہمیں جلسے منعقد کرتے ایک سو سال ہو گئے ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم ایسے مواقع پر۔ سب کے سب۔ ایک دوسرے سے محبت اور حسنِ سلوک کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ مری بات نہیں ہے یہ کسی اور کی ہے
پُشت پر ہے جو مری وہ نہ سجھائی دے گا
ہاں مگر سوچ کے دیکھو تو سمجھ جاؤ گے
سوچنے والوں کو اک ہاتھ دکھائی دے گا

ابوالاقبال

خدا نہ جس سے ہو راضی وہ بندگی کیا ہے
کسی کے کام نہ آئے تو آدمی کیا ہے

مری حیات کا مقصد اگر نہ ہو پُورا
جیوں ہزار برس بھی تو زندگی کیا ہے

غنی وہی ہے جو دل کا بھی ہو غنی اے دوست
وگرنہ سیم و زر و مال کا غنی کیا ہے

مَیں اپنے فقر پہ قانع ہوں اے مرے خالق
مجھے خبر ہے مآلِ تونگری کیا ہے

ہے اپنے مدِّ مقابل سے قدر ہر شئے کی
نہ ظلمتیں ہوں جہاں میں تو روشنی کیا ہے

بغیر پستی کے وقعت ہے کیا بلندی کی
غم و الم کے تصوّر کے بِن خوشی کیا ہے

بدلتی رہتی ہے اکثر یہ موسموں کی طرح
جہاں میں حضرتِ انساں کی طبع بھی کیا ہے

نہ وقت پڑنے پہ کام آئے تو اگر صدّیق
تو دوست سے ترا دعوائے دوستی کیا ہے

محمد صدیق امرتسری

ہفتہ تحریکِ جدید

۲۸ر اگست تا ۴ر ستمبر ۱۹۹۲ء

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے گذارش ہے کہ:۔

① مذکورہ بالا تاریخوں میں ہفتہ تحریکِ جدید منانے کا پروگرام بنائیں اور اس سلسلہ میں خطبات اور دیگر جماعتی تقریبات میں احباب کو تحریک جدید کی اہمیت اور شمولیت کے بارہ میں مؤثر تحریک فرمائیں۔

② ٹارگٹ وعدہ جات کے حصول کی ہر ممکن کوشش فرمائی جائے۔

③ وصولی کے لئے مناسب تعداد میں محصلین مقرر کر لئے جائیں۔ تا وصولی کو سو فیصد مکمّل کیا جا سکے۔

④ وفات یافتگان کی طرف سے بھی حسبِ استطاعت حصہ لیا جائے۔

⑤ معاونینِ خصوصی کی تعداد بڑھائی جائے۔

⑥ اختتامِ ہفتہ کے بعد ٹھوس نتائج پر مشتمل رپورٹ وکالتِ مال اوّل کو بھجوانے کا اہتمام فرمایا جائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

آنانکہ گشت کوچۂ جاناں مقامِ شاں
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ شاں

وہ لوگ جن کی جائے رہائش کوچۂ جاناں بن گئی ہے۔ اس جہان کے دفتر میں ان کا نام ہمیشہ ثبت رہتا ہے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دِلَش زندہ شُد بعشق[1]
میرد کسے کہ نیست مُرامش مَرامِ شاں

وہ شخص نہیں مرتا جس کا دل عشق سے زندہ ہوگیا۔ مرتا وہ ہے جس کا مقصد ان عاشقوں جیسا نہیں ہوتا۔

اَے مُردہ دل مکوش پئے ہجوِ اہلِ دل
جہل و قصورِ تست نفہمی کلامِ شاں

اے مردہ دل صاحب دلوں کی مذمت کی کوشش نہ کر تو اپنی نادانی کی وجہ سے ان کا کلام نہیں سمجھ سکتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں عشق کی طرف توجہ دلاتے ہیں وہ عشق جو انسان کو ہر چیز ایک رنگ میں 'ترک کرکے خدا تعالیٰ ہی کا بنا دیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر محبوب کی گلی میں رہائش اختیار کرلیتے ہیں۔ یعنی ان کے عشق کی کیفیت یہ ہوجاتی ہے کہ انہیں دنیا کی کسی اور چیز سے رغبت نہیں رہتی وہ اپنے محبوب کی گلی میں آکر بس جاتے ہیں اگرچہ انہوں نے دنیا کی ہر چیز کو چھوڑ دیا ہوتا ہے لیکن اسی وجہ سے اس جہان کے دفتر میں ان کا نام ہمیشہ کے لئے لکھا جاتا ہے۔ یعنی ان کا عشق اس طرح کامیاب ہوتا ہے کہ ایک طرف تو انہیں خدا مل جاتا ہے اور دوسری طرف یہ دنیا جسے انہوں نے ترک کردیا ہوتا ہے۔ اس میں بھی ان کے نام کی عزت دوسرے لوگوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس دنیا کے رجسٹر میں خاص طور پر ان کا نام تحریر کر دیا جاتا ہے۔ حافظ شیرازی کے الفاظ میں حضور فرماتے ہیں کہ وہ شخص جس کا دل محبت سے زندہ ہوگیا۔ یعنی جس کے دل میں محبت کی ایسی آگ لگ گئی کہ دنیا کا باقی سب کچھ جل کر خاک ہوگیا اور اس کے دل میں صرف اور صرف اس کے محبوب کی باتیں رہ گئیں۔ ایسا شخص کبھی نہیں مرتا وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ مرتا وہ ہے جو ان عاشقوں جیسے مقاصد نہیں رکھتا' ان عاشقوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنے محبوب کو پالیں اور محبوب کو پانے کے لئے وہ ہر قیمت ادا کرتے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور نہ صرف تیار رہتے ہیں بلکہ انہیں ہر قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے وہ ساری دنیا کو ترک کر دیتے ہیں اور ان کے دل میں کسی چیز کے متعلق ہوا و ہوس پیدا نہیں ہوتی۔ ان کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے اور ایک ہی ہدف ہوتا ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنے محبوب کو حاصل کرلیں۔ جو لوگ عشق کے اس درجہ کو پہنچ جاتے ہیں ان کے متعلق حضور فرماتے ہیں کہ وہ کبھی مرتے نہیں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو مردہ دل ہیں اور نہیں جانتے کہ صاحبِ دل کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔ انہیں حضور نصیحت فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو اہل دل ہیں جو خدا تعالیٰ کے عشق میں غرق ہیں ان کے خلاف باتیں نہ کرو ان کی مذمت کی کوشش نہ کرو۔ کیونکہ ان کی باتیں جنہیں نہ سمجھ کر تم ایسا کرتے ہو۔ وہ دراصل عشق کے اس مقام سے کی جا رہی ہوتی ہیں جسے عام انسان سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اے انسان تو جو خود عشقِ خداوندی سے عاری ہے ہوش کر اور ان کی برائی نہ کر جو خدا تعالیٰ کے عشق میں فنا ہیں۔ اگر تو ان کی برائی کریگا تو اپنے آپ کو مردہ دل ثابت کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے عشق سے بہرہ مند ہوسکیں اور اس سے عشق کرنے والوں سے محبت کا دم بھرنے والے ہوں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر

[1] حافظ شیرازی

ارشادات حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

اخلاق کی بحث

ایسے لوگ بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں کہ جن کو نیکی بدی کا علم ہوتا ہے اور وہ ایک حد تک باوجود اوامر اور نواہی کی تفصیل معلوم ہونے کے ان کے مطابق عمل نہیں کر سکتے ان کا کیا علاج ہے۔ یہ لوگ کیا طریق اختیار کریں کہ انہیں ان کی خواہش کے مطابق خدا تعالےٰ کے بتائے ہوئے اعمال پر عمل کرنے کی اور اس کی منع کی ہوئی باتوں سے اجتناب کرنے کی توفیق ملے تاکہ ان کے نفس کا تزکیہ ہو اور انہیں عرفانِ الٰہی حاصل ہو۔ ایسے لوگ جو عرفانِ الٰہی حاصل کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے وہ تو ایسے ہوتے ہیں جنہیں خدا کی صفات کا علم ہی نہیں ہوتا۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ ان کو خدا کا علم دیا جائے۔ مگر چونکہ اس وقت ہمارے مضمون کے مخاطب وہی لوگ ہیں جو خدا کو مانتے ہیں دینِ حق کے پیرو ہیں اور چاہتے ہیں کہ خدا کا قرب اور معرفت حاصل ہو اس لئے سر دست ہم انہی کے معاملے پر غور کریں گے۔ اور دیکھیں گے کہ ان کے رستے میں کیا روکیں ہیں اور وہ کس طرح دور ہو سکتی ہیں۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں عرفانِ الٰہی کے حصول کا واحد ذریعہ اخلاقِ الٰہیہ اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔ اور صفاتِ الٰہیہ اس وقت تک انسان کے اندر پیدا نہیں ہو سکتیں۔ جب تک پہلے انسان کا قلب بدیوں سے صاف نہ ہو۔

پس سب سے اوّل روک عرفانِ الٰہی کے حاصل ہونے میں ارتکابِ گناہ ہے۔ اور ارتکابِ گناہ تین طرح ہوتا ہے۔

اوّل اس طرح کہ بعض لوگوں کو بعض بدیاں معلوم ہی نہیں ہوتیں۔ اور لاعلمی سے وہ ان کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موٹی موٹی اور معروف بدیاں تو ہر ایک کو معلوم ہوتی ہیں اور ہر ایک جانتا ہے کہ چوری، ڈاکہ، زنا، جھوٹ وغیرہ برائیاں ہیں اور ان سے بچنا چاہیئے۔ لیکن جس طرح کوئی مکان اس وقت تک محفوظ نہیں ہو سکتا جب تک ہر پہلو سے مکمل نہ ہو۔ اگر کوئی چاروں دیواریں بنا دے اور اوپر چھت نہ ڈالے تو مکان بارش اور دھوپ سے محفوظ نہیں رہ سکتا بلکہ محفوظ اور مکمل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ چھت بھی ہو۔ روشندان اور کھڑکیاں وغیرہ بھی ہوں۔ اسی طرح کوئی انسان پورے طور پر پاک نفس نہیں ہو سکتا جب تک بدیوں کے تمام پہلوؤں پر اس کی نظر نہ ہو۔ اور بدیوں میں سے بعض ایسی پوشیدہ ہوتی ہیں کہ ان کا علم ایک دقیق اور باریک مطالعہ کے سوا اور محنت شاقہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک کام کے لئے ایک تو وہ امور ہوتے ہیں جن سے اس کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور دوسرے وہ جن سے اس کی زینت مدنظر ہوتی ہے۔ اگر زینت والے امور رہ جائیں تو کوئی زیادہ حرج نہیں ہوتا لیکن اگر حفاظت والے رہ جائیں تو وہ چیز نامکمل سمجھی جاتی ہے مثلاً اگر کوئی مکان بنائے اور اس کے دروازے روشن دان کھڑکیاں وغیرہ نہ لگائے تو وہ مکمل نہیں ہوگا۔ لیکن اگر فرش نہ کرے پلستر نہ کرائے تو زینت نہیں ہوگی حفاظت میں نقص نہیں واقع ہوگا۔ پس ایک ایسا شخص جس کو بعض بدیاں معلوم ہی نہ ہوں اس بات کی کوشش کرے کہ میں کامیاب ہوجاؤں تو اگر وہ سارا دن اور ساری رات لگا رہے تو بھی کامیاب نہیں ہو سکے گا کیونکہ اس طرح بعض امور جن کی طرف توجہ کرنا ضروری ہوگا ان کی طرف توجہ نہیں کرے گا اور جن سے بچنا ضروری ہوگا ان سے بچ نہیں سکے گا۔ ایسی صورت میں کامل بننے کی کوشش کرنا غلطی نہیں تو اور کیا ہے۔ جب تک سارے پہلو مدنظر نہ ہوں۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔ پس اگر کوئی شخص بعض بدیوں سے غافل ہوگا۔ تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا اس لئے سب سے پہلے ضروری امر یہ ہے کہ انسان بدیوں سے محفوظ رہے۔

دوسری وجہ ارتکاب گناہ کی یہ ہوتی ہے کہ انسان کو گناہوں کا تو علم ہوتا ہے مگر وقت پر اسے ایسا جوش آجاتا ہے کہ اسے کچھ یاد نہیں رہتا۔ اور وہ برائی کا مرتکب ہوجاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جانتا ہے کہ جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے لیکن وقت پر بول دیتا ہے اور بعد میں اس پر پچھتاتا بھی ہے۔ اسی طرح ایک شخص سمجھتا ہے کہ گالیاں دینا برا ہے مگر دے دیتا ہے اور پیچھے اپنی اس حرکت پر روتا ہے تو پہلی روک تو یہ تھی کہ بدیاں معلوم ہی نہ تھیں اور دوسری روک یہ ہے کہ بدیوں کا علم تو ہوتا ہے لیکن وقت پر ایسا جوش آتا ہے کہ انسان ایک لمحہ کے لئے اپنا سب علم بھول جاتا ہے۔ اور ارتکابِ گناہ کرنے کے بعد کف افسوس ملتا ہے۔ ان کے علاوہ ایک تیسری صورت ارتکابِ گناہ کی یہ ہے کہ بعض اوقات

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممالکی حالات ، واقعات ، شخصیات ________ نون ۔ سیمین

جنوبی افریقہ میں مظاہرے

گذشتہ روز جنوبی افریقہ میں افریقن نیشنل کانگریس کے ہزاروں آدمیوں نے جلوس نکالے اور خاص طور پر سرکاری عمارتوں اور پولیس کے تھانوں کے سامنے سے گذرتے ہوئے آزادی کے گیت بھی گائے اور نعرے بھی لگائے ۔ یہ اس پروگرام کا حصہ ہے ۔ جو حال ہی میں نیلسن منڈیلا نے اپنی قوم کے سامنے پیش کیا تھا کہ اب جبکہ ہمارے مطالبات مانے نہیں گئے اور جمہوریت کے لئے دوبارہ بات چیت شروع نہیں کی گئی ۔ اب بعض دیگر ذرائع استعمال کر کے حکومت بدلنے کی کوشش کریں گے ۔ ذرائع میں سے ایک ذریعہ یہ ہے کہ جلوس نکال کر اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا جائے اور اپنے ارادے سے حکومت کو آگاہ کیا جائے ۔ اگرچہ بعض چشم دید گواہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس روز صبح سے لے کر دوپہر تک زیادہ سے زیادہ دس ہزار افراد سڑکوں پر نکلے تھے حالانکہ افریقن نیشنل کانگریس نے کہا تھا کہ وہ بہت زیادہ تعداد میں لوگوں کو سڑکوں پر لے آئے گی ۔ اور اس مظاہرے کی وجہ سے وہ اس بات کا تقاضا کرے گی کہ اکثریتی پارٹی کو حکومت سونپ دینی چاہیئے ۔ افریقن نیشنل کانگریس نے یہ بھی اس موقعہ پر کہا کہ ہم اپنے ملک کو تباہی سے بچانا چاہتے ہیں ۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر صحیح وقت پر پوری جمہوریت کا قیام نہ کیا جا سکا تو اس بات کا امکان ہے کہ سارے سیاہ فام لوگ احتجاج کے طور پر اٹھ کھڑے ہوں اور حکومت کو اور سفید فام لوگوں کو نقصان پہنچے ۔ ان مظاہروں میں انہوں نے ناچتے ناچتے نغمے پڑھے اور نعروں کے ذریعے اس بات کا مطالبہ کیا کہ حکومت بدلنی چاہیئے ۔ بعض سڑکوں میں تو مظاہرین کی وجہ سے سڑکیں بند ہو گئیں جس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ان کی تعداد زیادہ تھی ۔ لیکن یہ مطلب ضرور ہے کہ وہ تشدد پر آمادہ لگ رہے تھے ۔ اور اس طرح لوگ ان سے خائف ہو کر سڑکیں چھوڑ رہے تھے اور گھروں میں بند رہنا پسند کرتے تھے ۔

نیلسن منڈیلا نے مختلف ممالک کا دورہ کر کے اپنے لئے حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جس کام کے لئے وہ اس وقت تن من دھن کی بازی لگائے ہوئے ہیں اس کی حمایت تو ساری دنیا کے جمہوری ملک کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ اب جبکہ گفت و شنید معطل ہے نیلسن منڈیلا کو اس بات کا موقعہ مل گیا ہے کہ وہ جلسے اور جلوسوں کے ذریعے اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں اور عالمی برادری کو بتائیں کہ اب تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی ۔

ایران / مصر تعلقات

مصر کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا ہے کہ وہ خاموشی کے ساتھ آہستہ آہستہ ایران سے اپنے تعلقات کو بہتر بنانا چاہتا ہے ۔ اور دوسری طرف تہران بھی اس کوشش میں ہے کہ وہ عوام الناس کو اس بات پر آمادہ کرے کہ مصر کے ساتھ تعلقات کا بہتر ہونا دونوں ملکوں کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے یہ بات مصر کے سفیر احمد ندیم نے کہی ہے ۔ جو کہ مصری مفاد کے تہران میں نگران ہیں ۔ جہاں تک ایرانی عوام الناس کا تعلق ہے کہتے ہیں کہ وہ بھی اب اس بات کے حق میں ہیں کہ تعلقات بہتر ہو جانے چاہئیں ذرائع ابلاغ کے واسطے سے بھی اس کوشش کو کامیاب بنانے کی سعی کی جا رہی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ مصر اور ایران کے تعلقات کا بہتر ہونا نہ صرف ایران اور مصر کے لئے مفید ہو گا ۔ بلکہ اس علاقے کے باقی اسلامی ممالک بھی اس فضا سے محظوظ ہوں گے ۔ اگرچہ اس وقت تک سفیروں کے تبادلے کا تو فیصلہ نہیں کیا گیا ۔ لیکن ایسا کرتے دیر نہیں لگے گی ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کے تعلقات کی بہتری میں شام کا نمایاں ہاتھ ہے ۔ ایران اور مصر کے تعلقات اس وقت خراب ہوئے تھے ۔ جب مصر نے ۱۹۷۹ء میں اسرائیل سے امن معاہدہ کر لیا تھا ۔ اور ایران کے لیڈر آیت اللہ روح اللہ خمینی کے فیصلے کے مطابق ایران نے مصر سے تعلقات قطع کر لئے تھے ۔ گذشتہ سال ایران اور مصر نے ایک دوسرے کے ایسے دفاتر جو مفاد کا خیال رکھیں کھولے گئے تھے ۔ اور ایسا ایران کا مصر میں مشن بند کرنے کے چار سال بعد کیا گیا تھا اس وقت مصر نے ایرانی سفیروں کو اپنے ملک سے اس لئے نکال دیا تھا ۔ کہ اس کے خیال میں وہ مصر میں مسلم بنیاد پرستوں کی حمایت کرتے تھے ۔

فوٹو گرافی

عباس رضوی فوٹو گرافر ہیں اور بلوچستان میں انہیں فوٹو گرافی کا انعام مل چکا ہے ۔ آپ کہتے ہیں اچھی فوٹو گرافی کے لئے تین چیزوں کو مدِ نظر رکھنا پڑتا ہے ۔ سبجیکٹ ، کمپوزنگ اور روشنی ، یعنی آپ کو کیا بنانا چاہیئے ۔ کون سا پہلو اجاگر کرنا چاہیئے ۔ اور روشنی کس انداز سے ڈالنی ہو گی ۔ ان تین باتوں میں سے کسی ایک کو بھی نظر انداز کر کے کوئی فوٹو گرافر کبھی اچھی تصویر نہیں بنا سکتا فوٹو گرافی کی اہمیت کے سلسلے میں آپ کہتے ہیں ۔ جس جدید دور سے ہم گذر رہے ہیں ۔ اس میں سو فیصد فوٹو گرافی کا عمل دخل موجود ہے ۔ ٹیلی وژن ، اخبارات اور رسائل سب ہی فوٹو گرافی کے مرہون منت ہیں ۔ اسکے باوجود فوٹو گرافی کی پاکستان میں اتنی پذیرائی نہیں کی جاتی جتنی مصوری کی ہوتی ہے ۔ مرکزی وزارت ثقافت ، صوبائی حکومتوں اور مختلف اداروں کو چاہیئے کہ فوٹو گرافی کی سرپرستی کرتے ہوئے مختلف موضوعات پر سالانہ مقابلے منعقد کروائیں ۔ اس سے نہ صرف ایک دوسرے کے علاقوں صوبوں کی ثقافت اور لوگوں کو جاننے کا موقعہ ملے گا بلکہ ایسے مسائل بھی سامنے آئیں گے جنہیں حل کر کے حکومت بہت سی برائیوں اور مشکلات پر قابو پا سکتی ہے ۔ اسکے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہو گی کہ ہم فوٹو گرافی کے ذریعے آنے والی نسلوں کو البم کی صورت میں زندہ جاوید وہ لمحات دے جائیں گے جو ان کے ماضی کا بیش قیمت خزانہ بھی ہو گا ۔

موت ہر وقت قریب ہے اور یہی زندگی دار العمل ہے ۔ مرنے کے ساتھ ہی عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جس وقت یہ زندگی کے دم پورے ہوئے پھر کوئی قدرت اور توفیق کسی عمل کی نہیں ملتی ۔ خواہ تم کتنی ہی کوشش کرو ۔ مگر خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کوئی عمل نہیں کر سکو گے اور ان گناہوں کی تلافی کا وقت جاتا رہے گا اور اس بدعملی کا نتیجہ آخر بھگتنا پڑے گا ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ"

کے

بارے میں ضروری اعلانات

① امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں ۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد (۳۰۰/-) روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے ۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں ۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہِ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں ۔

② مستحق یتامیٰ یا اُن کے ورثاء

توجہ فرماویں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش ، تعلیم اور مستقبل کی اُٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے ۔

اُمراءِ اضلاع و مربیانِ کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا اُن کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے ۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

ہنسی اور تمسخر کو بکلی چھوڑ دو

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فرماتے ہیں "تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو ۔ ہنسی اور تمسخر کو بکلی چھوڑ دو ۔ بہت غم اور رنج کا وقت ہے اپنے میں تبدیلی کرو کیونکہ یہ تکلیفوں کے دن ہیں ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارسلونا اولمپکس

دراصل ایک تحریک ہے اس کا آغاز ۷۷۶ قبل مسیح میں یونان کے مقام اولیمپیا سے ہوا۔ ان کھیلوں کے لئے اولمپکس کا نام رکھنا بھی یہی وجہ ہے اس کا سلسلہ ۳۹۴ تک جاری رہا۔ پھر زمانے نے کروٹ لی۔ اور یونانیوں کی عظیم الشان سلطنت رومیوں کے قبضے میں آگئی۔ ۳۹۴ء میں رومی شہنشاہ نے ایک حکم نامہ جاری کیا جسکی رو سے ان کھیلوں پر پابندی عائد کر دی گئی۔ پھر یہ کھیل تاریخ کا حصہ بن کر رہ گئے۔ ۱۹ ویں صدی کے اواخر میں جب ماہرین آثار قدیمہ نے اولیمپیا کے آثار دریافت کئے تو اولیمپک کھیلوں کے احیاء کا خیال آیا۔ ایک فرانسیسی کی کوششوں سے ۱۸۹۶ء میں اولیمپک کھیلوں کا دوبارہ آغاز کیا گیا۔ یہ ایتھنز میں منعقد ہوئیں جو جدید اولمپکس کہلاتی ہیں۔ جدید اولمپکس ہر چار سال بعد انتہائی پابندی سے منعقد کئے جاتے ہیں۔ ۱۹۱۶ء میں پہلی جنگ عظیم اور ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۴ء میں دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے ان کھیلوں کا انعقاد ممکن نہ ہو سکا۔ اولمپکس میں ہاکی کی شمولیت ۱۹۰۸ء کی بات ہے جسمیں میزبان برطانیہ نے پہلے اولیمپک چیمپئن کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ ۱۹۱۲ء کی اولمپکس میں ہاکی شامل نہ تھی۔ ۱۹۱۶ء میں پہلی جنگ عظیم کی وجہ سے اولمپکس نہ ہو سکی۔ ۱۹۲۰ء میں برطانیہ کی ٹیم ایک بار پھر چیمپئن بنی ۱۹۲۴ء میں پیرس میں ہونے والے اولمپکس میں ایک بار پھر ہاکی کو شامل نہ کیا گیا۔ ۱۹۲۸ء میں ایمسٹرڈیم ہالینڈ میں ہونے والے اولمپکس میں برصغیر کی ہاکی ٹیم نے پہلی مرتبہ شرکت کی اور سونے کا تمغہ جیت کر ایک سنہرے دور کا آغاز کیا۔ ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۶ء کے اولمپکس میں غیر منقسم ہندوستان کی ٹیم فاتح رہی۔ ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۴ء میں دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے اولمپکس کھیلیں نہ ہو سکیں۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بن گیا۔ اور ۱۹۴۸ء کے اولمپکس کھیلوں میں لندن میں پاکستان نے پہلی بار شرکت کی۔ اس اولمپکس میں پاکستان نے ہاکی کے علاوہ ایتھلیٹکس باکسنگ۔ سائیکلنگ۔ ریسلنگ۔ ویٹ لفٹنگ اور سوئمنگ کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ ہاکی میں پاکستان کی چوتھی پوزیشن رہی۔ باقی تمام کھیلوں میں پاکستانی کھلاڑیوں کی کارکردگی اچھی نہ تھی۔ ۱۹۵۲ء کی اولیمپک کھیلیں ہیلسنکی فن لینڈ میں منعقد ہوئیں۔ جسمیں ایک بار پھر ۱۹۴۸ء کی اولمپکس جیسا نتیجہ رہا یعنی پاکستان کی ہاکی ٹیم ایک بار پھر چوتھے نمبر پر رہی۔ باقی کھیلوں میں کارکردگی قابل ذکر نہ تھی۔ ۱۹۵۶ء کی اولمپکس کھیل ملبورن آسٹریلیا میں منعقد ہوئے پاکستان نے ایتھلیٹکس۔ باکسنگ، سائیکلنگ سوئمنگ، ویٹ لفٹنگ، ریسلنگ اور ہاکی میں حصہ لیا۔ اور پہلی بار ہاکی میں چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ ۱۹۶۰ء روم میں ہونے والی کھیلوں میں نیر اس شامل نہ تھے۔ پاکستان نے اولمپکس کا پہلا گولڈ میڈل حاصل کیا۔ محمد بشیر پہلوان نے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ ریسلنگ میں آج تک پاکستان نے یہی ایک تمغہ حاصل کیا۔ ۱۹۶۴ء ٹوکیو جاپان میں پاکستان کی ہاکی ٹیم دوسرے نمبر پر رہی۔ ۱۹۶۸ء میکسیکو کی اولیمپک کھیلوں میں پاکستان نے ہاکی اور ریسلنگ میں حصہ لیا۔ اور ہاکی میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ۱۹۷۲ء میونخ میں پاکستان ہاکی ٹیم نے سلور میڈل حاصل کیا۔ ۱۹۷۶ء مانٹریال اولیمپک کھیلوں میں پاکستان کی ہاکی ٹیم نے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ ۱۹۸۰ء کی اولیمپک کھیل ماسکو میں منعقد ہوئیں۔ پاکستان نے ان کھیلوں میں حصہ نہ لیا۔ ۱۹۸۴ء کی اولیمپکس لاس اینجلز میں منعقد ہوئیں۔ ان میں پاکستان کی ہاکی ٹیم ایک دفعہ پھر طلائی تمغہ جیتنے میں کامیاب ہوگئی۔ ۱۹۸۸ء کی اولیمپک گیمز سیئول کوریا میں منعقد ہوئیں۔ اور حسین شاہ نے باکسنگ میں کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ جب کہ پاکستان کی ہاکی ٹیم پانچویں نمبر پر رہی۔ آج تک جتنے بھی اولیمپکس ہوئے ہیں۔ ہاکی کے علاوہ باکسنگ میں حسین شاہ اور ریسلنگ میں محمد بشیر نے کانسی کے تمغے لئے۔

۱۹۹۲ء کے اولیمپکس کھیل

بارسلونا سپین میں ۲۵ جولائی سے ۹ اگست تک کھیلے جائیں گے ان کھیلوں میں پندرہ ہزار ۶ سو کھلاڑی اور آفیسر ۱۷۲ ملکوں سے شرکت کریں گے۔ قارئین کی اطلاع کیلئے عرض کرتا چلوں کہ ۱۸۹۶ء کی اولیمپکس جو کہ ایتھنز میں منعقد ہوئی تھی۔ ۱۳ ملکوں کے ۳۱۱ کھلاڑیوں نے حصہ لیا تھا۔ بارسلونا میں تقریباً ۱۱ ہزار صحافی ٹی وی اور ریڈیو سے متعلقہ لوگ بھی اس اولیمپک کی کوریج کے لئے بارسلونا میں موجود ہیں۔ اب تک ۱۵۰ ٹیلی ویژن سٹیشنز نے ٹیلی وائز کرنے کے حقوق حاصل کئے ہوئے ہیں سب سے زیادہ رقم امریکہ کے نیشنل براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نیٹ ورک نے ادا کی ہے۔ بارسلونا کی آبادی تقریباً ۳۰ لاکھ ہے۔ اور یہ آبادی کے لحاظ سے سپین کا دوسرا بڑا شہر ہے۔

ن نود

ایک چھوٹی سی بات

میں کسی سے رقم وصول کرتے ہوئے یا ریزگاری لیتے ہوئے گننے کا عادی نہیں۔ مجھے کسی کے سامنے اس طرح رقم گن کر لینا کچھ اچھا نہیں لگتا۔ لیکن یہ بات بھی کوئی ایسی درست نہیں کہ اس طرح کیا جائے۔ ہو سکتا ہے رقم دینے والے کو گننے میں غلطی لگی ہو اور میں نے وہ رقم اسی طرح لے لی۔ بعد میں پتہ چلا کہ رقم کم ہے۔ تو اب اس شخص کے متعلق ہو سکتا ہے کہ دل میں کوئی برا خیال آئے۔ اگر اسی وقت رقم گن لی جائے تو اس بات کا احتمال ہی نہیں رہتا۔ لیکن ضروری نہیں کہ رقم دینے والے سے رقم گننے میں غلطی ہو گئی ہو۔ بعض مواقع ایسے بھی ہوتے ہیں کہ رقم دینے والا جانتا ہے کہ لینے والا جلدی میں ہے گنے گا نہیں اس لئے کم رقم دیتا ہے۔ مجھے اس کا یوں تجربہ ہوا کہ میری ایک عزیزہ کہیں جا رہی تھیں۔ میں نے ریلوے سٹیشن سے ان کا ٹکٹ خریدا اور ریزگاری لا کر جب ان کو دی تو وہ کہنے لگیں کہ ماموں جان یہ رقم تو کم ہے میں واپس ٹکٹ دینے والے کے پاس لے گیا۔ اس نے رقم مجھ سے لی اور میرے سامنے گن کر مجھے واپس کرتے ہوئے کہا کہ ٹھیک ہی تو ہے۔ میں واپس لے آیا۔ میری عزیزہ کہنے لگیں کہ ماموں جان آپ نے گنی نہیں یہ رقم تو کم ہے۔ میں پھر اس کے پاس لے گیا وہ رقم مجھ سے لے کر مسکرایا اور جو رقم اس نے کم دی تھی وہ اس ریزگاری میں ڈال کر مجھے واپس کی۔

کہتے ہیں ہوتا یہ ہے کہ رقم جب آپ کے سامنے گنی جاتی ہے تو ٹھیک ہی گنتے ہیں۔ لیکن ایک آدھ نوٹ گنتے گنتے۔ گننے کے بعد زمین پر گرا دیا جاتا ہے۔ آپ سمجھتے ہیں ٹھیک گنی گئی ہے۔ رقم کم ہوتی ہے اور کم ہونے کی وجہ یہ نہیں ہوتی کہ رقم گنی کم گئی ہے بلکہ وجہ یہ ہوتی ہے کہ گنتے گنتے جو نوٹ گنے جا چکے ہوں ان میں سے ایک نوٹ نیچے گرا دیا جاتا ہے۔ اور آپ بڑی تسلی کے ساتھ وہ رقم لے کر اپنی جیب میں ڈال لیتے ہیں۔ جب مجھے اس شخص نے جو رقم کم تھی باقی رقم میں ملا کر دی تو میں بھی ہنسا میں نے کہا لاؤ دوست اپنا ہاتھ۔ ہاتھ سے ہاتھ تو ملاؤ۔ تم تو بڑے فنکار نکلے۔ اور وہ جو پہلے مسکرا رہا تھا اب کھلکھلا کر ہنسا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اب آپ دیکھ لیں کہ آپ رقم گن کر لیتے ہیں یا میری طرح یونہی جیب میں ڈال لیتے ہیں۔

اعلانات دار القضاء

(مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب بابت ترکہ مکرم ڈاکٹر محمد طفیل صاحب)

مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب بی/۱۳۵۳ پیپلز کالونی فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم ڈاکٹر محمد طفیل صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر ۱۹/ب دار الیمن رقبہ ایک کنال میں سے دس مرلے ان کے نام ہیں۔ یہ نصف حصہ مشترکہ طور پر ہمارے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱:۔ مکرم ریاض احمد صاحب	بیٹا
۲:۔ مکرم اعجاز احمد صاحب	۔،،۔
۳:۔ ،، طاہر احمد صاحب	۔،،۔
۴:۔ ،، امتیاز احمد صاحب	۔،،۔
۵:۔ ،، فیاض احمد صاحب	۔،،۔
۶:۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ	بیٹی
۷:۔ ،، امۃ الرفیق صاحبہ	۔،،۔
۸:۔ ،، نذیر بیگم صاحبہ	بیوہ

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ضروری اعلان برائے طلباء وطالبات

آپ کو کوئی تعلیمی مسئلہ تو درپیش نہیں؟ اس سلسلہ میں نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے رابطہ کریں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرہ بیگم

مکرم رشید احمد صاحب جاوید

میں اس حقیقت سے تو آگاہ تھی کہ یہ دنیا فانی ہے اور جو بھی اس میں آتا ہے اسے ایک روز اسے چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی کے پاس حاضر ہونا ہے لیکن مجھے یہ توقع نہیں تھی کہ میرے نہایت ہی شفیق اور مہربان رفیق زندگی اتنی جلدی مجھے سوگوار چھوڑ کر رخصت ہو جائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اتنی تھوڑی عمر میں انہیں بلاوا آجائے گا۔ آپ ۷۔ مئی ۱۹۹۲ء کی شام کو ۴۹ سال کی عمر میں اچانک حرکت قلب بند ہونے سے رحلت فرما گئے۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو
بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

میرے شوہر مکرم سراج دین صاحب آف بھیرہ کے فرزند تھے۔ جو نہایت مخلص اور فدائی قسم کے احمدی تھے۔

میرے شوہر بہت ہی بلند اخلاق کے مالک تھے۔ وہ میرے لئے بہت ہی بابرکت وجود تھے کیونکہ ان کا انتخاب میرے لئے ایک بابرکت وجود حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے کیا تھا آپ نے ہی یہ رشتہ طے کیا اور شادی میں پورے شریک رہے۔ جس روز میری شادی تھی حضرت میاں صاحب کی کوٹھی واقع دار الصدر پر ہی میری بارات آئی اور وہاں سے ہی میں رخصت ہوئی۔ اس موقع پر حضرت میاں بشیر احمد صاحب بنفس نفیس موجود تھے۔ نیز حضرت میاں عزیز احمد صاحب افراد خاندان اور بزرگان سلسلہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

۱۹۷۴ء میں احمدیت کی مخالفت اس قدر زوروں پر تھی کہ بہت سے احمدی احمدیت پر قربان ہوئے۔ احمدیوں کی جائیدادوں اور مکانوں کو جلایا گیا۔ لوٹا گیا اور ہر احمدی کی جان کو خطرہ تھا۔ اس وقت آپ زرعی ترقیاتی بینک سرگودھا میں ملازم تھے۔ وہاں آپ کو بھی سخت مخالفت کا سامنا تھا مگر آپ نے کسی مخالفت کی پرواہ نہ کی اور احمدیت پر سچے دل کے ساتھ قائم رہے۔ یہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کا دور تھا۔

۱۹۷۴ء کے بعد ان کا تبادلہ بھلوال ضلع سرگودھا میں ہوا تو ہم نے چک ۹ پنیار میں رہائش اختیار کی۔ کیونکہ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے احباب کی تعداد خاصی تھی۔ وہاں کی جماعت نے آپ کے اخلاص کو دیکھ کر فوراً آپ کو سیکرٹری مال مقرر کر دیا۔ یہ خدمت آپ نے مسلسل ۹ سال تک سرانجام دی۔ اور ہمیشہ چندہ وغیرہ لے کر ربوہ آتے یا پھر کوئی کام مرکز میں ہوتا تو ساتھ لے آتے۔ اور خزانہ میں جمع کروا جاتے مگر کبھی بھی کرایہ وغیرہ فنڈ سے نہیں لیا۔ بلکہ اپنی جیب سے خرچ کرتے۔

احمدیت کی صداقت کا آپ کو جس قدر یقین تھا وہ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے جو ذیل میں بیان کرتی ہوں۔

ایک سال اس گاؤں میں بخار کی وبا پھیل گئی اور کافی لوگوں کی جانیں اس بخار کی وجہ سے ضائع ہوئیں۔ اتفاق سے ہماری ایک احمدی لڑکی کو بھی بخار ہو گیا۔ جب اس بچی کے والدین کو پتہ چلا کہ یہ وہی بخار ہے تو ان کو سخت پریشانی لاحق ہوئی۔ میرے خاوند ان کے گھر گئے اور بچی کو دیکھ کر نہایت یقین اور اعتماد کے ساتھ اس کے والدین کو کہا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ بچی احمدی ہے اسے کچھ نہیں ہوگا فکر نہ کریں۔ چنانچہ ساری رات آپ اس بچی کے پاس بیٹھے رہے اور دعا کرتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے واقع ہی فضل فرمایا اور وہ بچی صبح تک ٹھیک ہو گئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

آپ لوگوں کے اتنے ہمدرد تھے کہ غیر از جماعت لوگ بھی آپ کے حسن سلوک سے اتنے متاثر تھے کہ اپنا دکھ ان سے بیان کرتے اور وہ بھی ان کے دکھ کو اپنا دکھ ہی سمجھتے تھے۔ شروع ہی سے ان کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ عام موسمی بیماریوں کی دوائیں گھر لاکر اکثر رکھتے تھے اور جب کبھی کسی کو موسمی بیماری میں مبتلا دیکھتے تو آپ فوراً گھر سے دوائی لاکر اسے دیتے اور اس طرح سے ان کی مدد فرماتے اور اسے بھی ایک حقیر سی نیکی سمجھ کر کرتے اور انسانوں کے ساتھ ان کو اس قدر محبت تھی کہ جان تک قربان کرنے سے گریز نہ کرتے۔

ایک واقعہ اسی سال کا ہے کہ ہمارے پڑوس میں ایک ہماری ہمسائی بیمار ہو گئی۔ اسے بہت تیز بخار تھا۔ اس نے اپنی بچی کو ایک دوا لکھ کر بھیجا کہ میرے میاں گھر پر نہیں ہیں اس لئے آپ یہ دوائی بازار سے لادیں۔ سردی بھی تھی اور رات کے آٹھ بجے ہوئے تھے۔ اس وقت انہیں خود ۱۰۱ ڈگری گریڈ تک بخار تھا اور بخار کی وجہ سے وہ بستر میں لیٹے ہوئے تھے۔ جب بچی آئی تو آپ نے اسی وقت اس سے کاغذ لیا اور لحاف سے اٹھ کر دوائی لینے چلے گئے اور مجھے کہا کہ تم ان کے گھر جاؤ۔ اور اس کی عیادت کرو۔ انہیں یہ مت بتانا کہ مجھے بخار ہے۔ مجھے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ ان کا آخری رمضان تھا۔ سارے رمضان مبارک میں بیت النصرت میں درس پر جاتے اور نمازیں باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے اور پڑوسن جو ہماری بچی کی طرح تھی اس کے لئے بڑے درد کے ساتھ دعا کرتے اور جب رمضان مبارک کا آخری عشرہ آیا تو مجھے کہنے لگے کہ میں نے تو سارا رمضان اس بچی کے لئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت و تندرستی والی زندگی دے اور اپنے بچوں پر سلامت رکھے۔ اس سے اندازہ کریں کہ کتنا ان کے دل میں دوسروں کے لئے محبت اور کتنا درد اپنے دل میں دوسروں کے لئے محسوس کرتے تھے۔ اسی طرح کے واقعات تو بہت ہیں مگر یہ ان کی زندگی کے آخری واقعات میں سے دو ہیں کہ خود تو بیمار ہیں مگر سارا رمضان دعا دوسروں کے لئے کرتے رہے۔

میں نے جتنا عرصہ ان کے ساتھ گذارا میں نے کبھی ان کو کسی کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرتے نہیں دیکھا اور نہ کبھی کسی سے سنا۔ وہ محبت کے پیکر تھے۔ چھوٹے ہوں یا بڑے سب کے ساتھ اچھا سلوک کرتے اور اپنی زبان سے کبھی کسی کو تکلیف نہ پہنچاتے۔ کیا میرے خاندان میں اور کیا اپنے خاندان میں ہر ایک سے برابر کا سلوک کرتے اور ہر ایک میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ میرے خاندان کے بچے اور ان کے خاندان کے بچے سب ان سے بہت محبت کرتے اور وہ بھی ان کے ساتھ بہت محبت اور پیار کرتے۔

میرے شوہر صدقات پر پختہ یقین رکھتے تھے اور جو قدم بھی اٹھاتے صدقہ دے کر اٹھاتے۔ گھر سے اگر کہیں نزدیک بھی جانا ہوتا تو صدقہ دے کر جاتے اور اسی طرح اگر اپنے سے چھوٹا کوئی بھی پیسے مانگ لیتا تو کبھی بھی ان سے واپسی کا مطالبہ نہ کرتے۔ انکی خوبیاں کیا کیا بتاؤں وہ تو بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی بیٹا دیا ہے۔ جس کا نام رفیق احمد ناصر ہے۔ اس بیٹے کو ہم دونوں نے وقف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے بیٹے کو بھی فرمانبردار بنایا اور اس نے ہمارے فیصلہ کا احترام کیا اور پختہ عہد کے ساتھ اپنے آپ کو وقف کیا۔ آج کل وہ جامعہ احمدیہ میں استاد ہیں۔

میری شادی کے چند ماہ بعد حضرت میاں بشیر احمد صاحب ہمیں چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ جو الفاظ انہوں نے مجھے آخری وقت کہے وہ آج بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ جب وہ آخری دفعہ علاج کی غرض سے لاہور جا رہے تھے تو مجھے پیار اور شفقت کے ساتھ فرمانے لگے کہ میں تمہارے لئے کچھ بھی کر کے نہیں جا رہا۔ تمہارا حق مہر میں نے صرف چھ سو روپیہ مقرر کیا ہے اور کوئی جیب خرچ نہیں لکھوایا اور ایک غریب لڑکے کے سپرد کر کے جا رہا ہوں، میری دعائیں تمہارے لئے ہیں اور کبھی تمہیں یہ احساس نہیں ہوگا کہ تمہارا حق مہر کتنا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اتنا دے گا کہ تمہیں یہ کبھی احساس نہیں ہوگا کہ میں ایک غریب لڑکے کی بیوی ہوں۔ رشید احمد صاحب کو خدا تعالیٰ تمہارے لئے اچھا شوہر ثابت کرے گا۔ واقعی اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا کہ حضرت میاں صاحب کے وہ الفاظ جو دنیا سے جاتی دفعہ آپ نے کہے لفظاً لفظاً پورے ہوئے اور میرے میاں کو اللہ تعالیٰ نے اسی طرح توفیق دی اور وہ اتنے ہمدرد اور شفیق تھے کہ یہ احساس کبھی ہونے نہ دیا۔ آج حضرت میاں صاحب کی دعائیں مجھے اس قدر لگی ہیں کہ دنیا کی ہر نعمت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا ہے اور کسی چیز کی کمی نہیں رہی۔ کاش! حضرت میاں صاحب جاتی دفعہ یہ بھی کہہ جاتے۔ کہ تمہارے میاں کی عمر لمبی ہوگی تو شاید وہ بھی پوری ہو جاتی۔ چھ سو روپیہ کیا میرا خاوند تو جو کچھ ان کے پاس تھا سب کچھ میرے نام کر گیا۔ جو اللہ کے فضل سے کبھی ختم نہ ہوگا۔

حضرت میاں صاحب اکثر اپنے پاس سرخ رنگ کا رومال رکھتے تھے۔ جاتی دفعہ وہ اپنے ہاتھ کا رومال اور انگوٹھی مجھے دے گئے کہ یہ نشانی میری اپنے پاس رکھنا اور ایک روپے کا نوٹ بھی جس کے اوپر آپ نے کافی دیر تک دعا کی اور دعا کے بعد اپنے دست مبارک سے دستخط کئے اور مجھے دے کر یہ کہا کہ اب تمہیں کبھی کمی محسوس نہیں ہوگی۔ واقعہ میں میرا بیس سال کا عرصہ جو میرے خاوند کے ساتھ گذرا وہ بہترین دور رہا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی چیز کی کمی محسوس ہونے نہ دی۔

میرے میاں اپنے چندے دیتے تو ساتھ ہی میرے بھی تمام قسم کے چندے دیتے۔ میں بھی موصیہ ہوں اور میرے میاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ میرا چندہ بھی اپنے ساتھ دیتے۔ لازمی چندوں کے علاوہ دیگر تحریکات میں بھی وعدہ کرتے تو مجھے بھی ان تحریکات میں شریک کرتے۔ جب چندہ دے کر گھر آتے تو بہت خوش ہوتے اور کہتے کہ شکر ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی اور میں نے چندہ ادا کیا۔ جب چک ۹ پنیار میں سیکرٹری مال کے عہدہ پر فائز تھے تو ہمیشہ چندہ لینے کے لئے جانے سے پہلے اپنا چندہ دیتے اور پھر کسی اور سے لیتے۔ اور کہتے کہ پہلے گھر سے نیکی ہونی چاہیئے۔ اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی وہ خیال کرتے۔

زرعی ترقیاتی بینک میں انہوں نے ۲۷ برس سروس کی۔ آخری وقت میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدہ پر فائز تھے۔ نہایت

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ ظفروال کو مورخہ ۲ اگست ۹۲ء کو دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ زیدہ ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

○ مکرم احمد علی صاحب آف اسلام آباد اچانک سڑک عبور کرتے ہوئے کار کے حادثہ کا شکار ہو گئے۔ جس سے بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی اور کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد داخل کر دیا گیا۔ اب ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آ گئے ہیں۔

○ مکرم صغیر احمد صاحب ولد محمد شریف صاحب صالو بڈھیارہ ضلع سیالکوٹ کافی دیر سے پاؤں میں زخم ہونے کی وجہ سے بیمار تھے۔ اب فضل عمر ہسپتال میں اُن کے پاؤں کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم ملک محمد یوسف صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے دوست چوہدری مقصود احمد صاحب کا فیڈرل گورنمنٹ سروسز ہسپتال اسلام آباد میں ۳۰ جولائی ۹۲ء کو ہرنیا کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ دار الیمن وسطی ربوہ کو دو ہفتہ سے ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔

○ مکرمہ سلیمہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمالک صاحب دارالذکر لاہور کو بلڈ پریشر ہے۔

احباب ان کی صحت یابی کے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: محترمہ حنیفاں بی بی صاحبہ زوجہ عبدالغفور صاحب چک نمبر ۱۷۵ ولی پور بوٹا ضلع شیخوپورہ مورخہ یکم اگست ۹۲ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں

مکرم منصور حبیب اللہ علوی صاحب جو مکرم نصرت حفیظ اللہ علوی صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج بھوچھال کلاں کے بڑے بھائی تھے وفات پا گئے ہیں۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی

ایک عدد گلابی رنگ کا بے بی بیگ جس میں زیادہ تر بچے کی چیزیں کپڑے اور کچھ زیور تھا۔ ۶ اگست کو گولبازار سے بذریعہ اقصیٰ روڈ دارالعلوم آتے ہوئے گر گیا ہے۔ جس کو ملے دفتر الفضل کو اطلاع دیں۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

ہے اور اس کے لئے جواز پیدا کرتا ہے حاکم وقت کے فیصلے کو۔ انسان جانتا ہے کہ یہ میرا حق نہیں ہے۔ انسان جانتا ہے کہ یہ ٹکڑا زمین کا میرا نہیں۔ جانتا ہے کہ یہ مکان میرا نہیں، جانتا ہے کہ کارخانوں کے اندر جو بنتا ہے اور جو آمدنی ہوتی ہے وہ ساری کی ساری میری نہیں۔ اس میں کام کرنے والوں کا بھی حق ہے۔ سب کچھ جانتے ہوئے اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے۔ جھوٹے گواہ پیش کر کے یا رشوت کے ذریعے یا کسی اثر اور رسوخ کے ذریعہ حاکم وقت سے فیصلہ لیتا اور اپنے نفس کو تسلی دینے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں حکم دیتا ہوں کہ تم حاکمِ وقت کے ذریعہ سے اپنے حق میں فیصلے مت لو۔۔۔ ناجائز اور ناحق باطل کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے دوسروں کے مال کھانا عدوان بھی ہے، ظلم بھی ہے

(خطبہ فرمودہ ۲۵ جنوری ۱۹۸ء)

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں حرکت بدی ہے اور اس کا ارتکاب کرتے وقت اسے یاد بھی ہوتا ہے کہ یہ بدی ہے مگر پھر بھی کر بیٹھتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو علم ہوتا ہے کہ جھوٹ بولنا برائی ہے اور جب بولنے لگتا ہے اس وقت بھی جانتا ہے کہ اگر میں نے بولا تو خدا ناراض ہو گا۔ مگر پھر بھی بول لیتا ہے۔ اسی طرح غیبت کے متعلق سمجھتا ہے کہ برائی ہے اور جانتا ہے کہ خدا کو ناپسند ہو گی لیکن پھر بھی وقت پر رک نہیں سکتا اور اسے نفس برائی کے ارتکاب پر مجبور کر دیتا ہے۔ غرض یہ تین روکیں بدیوں سے بچنے میں انسان کو پیش آتی ہیں۔ اور ان تینوں روکوں کا دور کرنا اس کے لئے ازبس ضروری ہے۔ تاکہ وہ دوسرے قدم اٹھا سکے جن کے ذریعے سے عرفان الٰہی کا میسر آنا اس کے لئے ممکن ہو سکتا ہے۔ میں تفصیلاً ان روکوں کو دور کرنے کا علاج بیان کرنے سے پہلے اصولی طور پر ایک علاج بیان کرتا ہوں۔ اور یہ پہلی قسم کے لوگوں کو چھوڑ کر جنہیں علم ہی نہیں ہوتا کہ فلاں بدی ہے۔ دوسری دو قسموں کے انسانوں کے متعلق ہو گا۔ دنیا میں آج تک اس بات کو بہت کم سمجھا گیا ہے کہ۔۔۔ گو بہت سی بدیاں ایسی ہیں جو شرعی بدیاں ہیں لیکن ان کا ارتکاب کرنے والا کسی شرعی گناہ کا مجرم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ کسی جسمانی بیماری کا مریض ہوتا ہے۔ یہ ایک وسیع مضمون ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھے خاص علم دیا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس پر مفصل لکھوں۔ اور جب یہ علم کامل ہو جاوے گا اس وقت بعض لوگ جو اب روحانی بیمار کہلاتے ہیں اپنے علاج کے لئے جسمانی ڈاکٹروں کے پاس جاویں گے۔ اس وقت بعض بڑے بڑے ڈاکٹروں کی توجہ اس طرف ہو رہی ہے لیکن تاحال ان کی تحقیقات عالمِ طفولیت میں ہے مگر اس بارے میں مجھے جو علم دیا گیا ہے وہ ایسا وسیع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان لوگوں کی تحقیقات سے بہت وسیع ہے یہ کوئی ایسا نیا علم نہیں جو مجھ سے پہلے اوروں کو نہیں دیا گیا۔ خدا کے برگزیدہ اور پیارے بندوں کو دیا جاتا رہا ہے۔ پھر قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔۔۔ اور آپ نے اس کا تذکرہ اصولاً اپنی کتب میں کیا بھی ہے۔ مگر افسوس عام لوگوں نے اسے سمجھا نہیں اور اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اب خدا تعالیٰ نے وسیع طور پر مجھے یہ علم دیا ہے اور میں نے اس کے متعلق تحقیقات کی ہے جس سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ شرعی گناہوں کی ایسے رنگ میں تقسیم ہو سکتی ہے کہ فلاں قسم کا گناہگار ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیئے۔ اور فلاں قسم کا بزرگ کے پاس، میں نے یہاں تک تو تحقیقات کر لی ہے کہ بعض انسان بعض شرعی گناہ جسمانی بیماری کی وجہ سے کرتے ہیں۔ مگر ابھی یہ بات باقی ہے کہ کس قسم کے لوگوں کو ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیئے اور کس قسم کے لوگوں کو روحانی طبیب کے پاس، جب اس کے متعلق بھی فیصلہ ہو جائے گا تو تحقیقات مکمل طور پر پیش کی جاسکے گی۔ بات یہ ہے کہ جسم اور روح کا ایک دوسرے کے ساتھ ایسا گہرا تعلق ہے کہ ایک کی چھوٹی سے چھوٹی بات کا دوسرے پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کے متعلق بہت تفصیل سے لکھا ہے اور بتایا ہے کہ جب جسم میں بیماری پیدا ہو جائے تو روح میں بھی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ تو ظاہر بات ہے کہ سخت درد اور تکلیف میں انسان پورے اطمینان سے دعا نہیں کر سکتا۔ اب دعا نہ کر سکنا روح کی بیماری ہے یا نہیں۔ ضرور ہے۔ مگر اس کا علاج ڈاکٹر کے پاس ہے بزرگ کے پاس نہیں۔ تو یہ وہی باتیں ہیں جو پہلوں نے لکھیں اور اب خدا تعالیٰ نے مجھے سمجھائی ہیں اور جس طرح دنیاوی اشیاء کے خزانے ختم ہونے میں نہیں آتے بلکہ دن بدن زیادہ نکلتے رہتے ہیں اسی طرح روحانی علوم بھی اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

امانتداری کے ساتھ یہ ۲۷ سالہ دور کام کیا اور محنت سے کام کرتے رہے۔ جہاں بھی رہے اپنی امانتداری اور محنت محبت اور شفقت کی وجہ سے لوگوں میں مشہور رہے۔ سب لوگ ان کی عزت کرتے رہے اور نذرعی بینک میں امانتدار مشہور رہے۔

وفات سے قبل وہ اپنے دفتر کے ایک شخص کے ساتھ سیالکوٹ گئے اس شخص کو سیالکوٹ میں کوئی ذاتی کام تھا۔ جب واپس آئے تو آپ کی طبیعت کافی خراب تھی چنانچہ دو دفعہ ۴ مئی بروز بدھ رات کو آپ کو بخار ہو گیا۔ جس کے ساتھ قے بھی آئی مگر آپ نے کوئی زیادہ محسوس نہیں کیا۔ اور جمعرات کی شب پونے آٹھ بجے اچانک حرکت قلب بند ہونے سے آپ ہمیں سوگوار چھوڑ کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ (ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کے حضور حاضر ہونے والے ہیں)۔ عزیز و اقارب کو اطلاع کی گئی۔ سب کے لئے یہ اچانک صدمہ ناقابل برداشت تھا۔ اگلے روز ۸ مئی کو بروز جمعہ نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ بیت اقصیٰ میں محترم مولوی مبشر احمد صاحب کاہلوں نے پڑھائی اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

سیالکوٹ میں جس بیت الذکر میں حضرت بانی احمدیہ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ وہاں جا کے اپنے آخری سفر کے دوران دو نفل ادا کئے۔ اور وہ جگہیں بھی دیکھیں جہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ قیام کیا کرتے تھے۔ سیالکوٹ جماعت کی دو بیت الذکر میں وہاں بھی نمازیں ادا کیں اور دعا کی۔ اس طرح وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھتے۔

اب میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان پیاروں کے پاس جگہ دے جن پیاروں نے ان کو میرے لئے تجویز کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرے اور آخرت میں بہترین مقام سے نوازے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے بیٹے کو صبر کرنے کی توفیق دے اور اسے سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور اپنے آقا کا ہر حکم بجا لانے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۸ راگست۔ جمعہ اور آج صبح دھوپ نکلنے سے گرمی کی شدت میں اضافہ ہوگیا ہے۔ تاہم بدھ کی بارش کا پانی ابھی بھی شہر میں کئی جگہ کھڑا ہے۔ دوپہر سے بادل آگئے اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔

○ اخبارات نے خبر دی ہے کہ موٹروے پراجیکٹ کی ٹھیکیدار "ڈائیوو" نے ربوہ اور کوٹ امیر شاہ کے درمیان ۲۳ ایکڑ اراضی ٹھیکہ پر حاصل کرلی ہے جہاں جدید مشینوں کے ذریعے پتھر توڑنے اور روڑی و بجری تیار کرنے کا پلانٹ نصب کرلیا گیا ہے۔ یہ پلانٹ ربوہ کی پہاڑیوں کو چار یونٹوں میں تقسیم کرکے الیکٹرک ڈائنا میٹ سے اس طرح اڑائے گا کہ پتھر صرف پچاس فٹ کے علاقے تک اڑ کر ڈھیر ہوتے رہیں گے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس پلانٹ سے روزانہ چھ صد ٹرک روڑی اور بجری موٹروے کے لئے سپلائی کی جائے گی۔

○ وزیراعظم نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے سندھ کے بارے میں کہا کہ ہم کسی سیاسی مصلحت کا شکار نہیں ہوں گے۔ ہم نے سندھ میں ڈکیتیوں اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے ۱۵ اراکین قومی اسمبلی کی قربانی دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب سندھ میں لوگ بلاخوف و خطر سڑکوں پر سفر کرتے ہیں۔ اپوزیشن اس لئے اسمبلیوں سے مستعفی ہونا چاہتی ہے کہ ہم نے سندھ میں امن و امان بحال کر دیا ہے۔

○ سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ ۸ ویں ترمیم پارلیمنٹ کی مشترکہ دستاویز ہے کسی کا ذاتی فیصلہ نہیں اس لئے اسمبلیاں ختم کرنے کے لئے صدر کو مخصوص حالات کی تفصیلی وضاحت کرنا ہوگی۔ انہیں اپنے اختیارات میں اضافہ نہیں کرنے دیں گے۔

○ پنجاب میں طلباء کی سیاست پر پابندی لگانے اور یونینوں کے دفاتر ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے۔ طلباء تنظیموں کے بارے میں ایک بل قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش ہو گا۔

○ سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو اور سینیٹر اقبال احمد خان نے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی تقریب میں شریک ہونے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد یہ عدالت کی توہین ہوگی کہ ایسے اجلاسات میں شریک ہوا جائے۔ طالب علم لیڈروں نے اسے زیادتی قرار دیا ہے۔

○ سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ ملکی مفاد کے پیش نظر آئین میں اصلاحات ضروری ہیں انہوں نے محترمہ بے نظیر کے نئے مجوزہ سوشل کنٹریکٹ کو بھی آئین میں سمونے کی حمایت کی اور کہا کہ محترمہ بے نظیر اپنے مجوزہ نئے سوشل کنٹریکٹ کو تحریری صورت میں اسمبلی میں پیش کریں۔

○ اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بوسنیا کے مسلمانوں کو بچانے کے لئے سربیا کے خلاف طاقت کا استعمال کرے

○ بوسنیا کے متعدد شہروں پر سربیائی فوجوں کے حملے پسپا کر دیئے گئے۔ مسلمانوں اور کروشن فوج کے ٹھکانوں پر رات بھر گولہ باری ہوتی رہی۔ اقوام متحدہ کی فوج کا ہیڈکوارٹر بھی زد میں آگیا۔

○ مغربی ملکوں کے ٹیلی ویژنوں پر خاردار تاروں کے پیچھے بھیڑ بکریوں کی طرح مقید بوسنیا کے مسلمانوں کی دردناک حالت دکھائی گئی جس سے نازیوں کے مظالم کی یاد تازہ ہوگئی ہے۔

○ کابل میں شدید لڑائی ہونے سے درجنوں افراد ہلاک و زخمی ہو گئے ہیں۔ گلبدین ملیشیا نے دارالحکومت کے مضافاتی علاقوں پر راکٹ برسائے اور بھاری توپ خانے سے شدید گولہ باری کی گئی حزب اسلامی کے مجاہدین نے بھی جوابی کارروائی کی اور گولہ باری جاری رکھی۔

○ ایک بھارتی اخبار نے اطلاع دی ہے کہ گلبدین حکمت یار گروپ کے ۵ ہزار افغان مجاہدین آزاد کشمیر پہنچ گئے ہیں جنہیں مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی کو تیز کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے درجنوں عورتوں کو تالاب میں ڈبو دیا۔ سری نگر میں مظاہرین پر فائرنگ سے متعدد افراد زخمی ہوگئے۔

○ امریکہ کی طرف سے ایف سولہ طیاروں کی فراہمی رک جانے کے بعد اب پاکستان چین سے ۴۰ ایف پی سیون طیارے خریدے گا۔ اس کے علاوہ قراقرم ۸ چینی طیارے بھی پاک فضائیہ میں شامل کر لئے گئے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے سینیٹر اشتیاق اظہر نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت ایم کیو ایم کی مذاکرات کمیٹی کے اراکین کو بحفاظت اسلام آباد لائے تاکہ حکومت اور فوج سے مذاکرات کئے جاسکیں۔ ایک بھارتی اخبار نے لکھا ہے کہ ایم کیو ایم اس حد تک ٹوٹ چکی ہے کہ اب وہ غیر مشروط طور پر حکومت سے مذاکرات پر آ گئی ہے تاہم ابھی حکومت نے کسی ردّ عمل کا اعلان نہیں کیا۔

○ وزیراعلیٰ سندھ سید مظفر علی شاہ نے کراچی اور حیدر آباد میں بارش سے شدید طور پر متاثرہ علاقوں اور ریلیف کیمپوں کا دورہ کیا اور کہا کہ حکومت متاثرین کو معاوضہ دے گی۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت مہاجرین کو مٹا ہی دینا چاہتی ہے اس لئے اس نے مذاکرات کی پیشکش کا کوئی جواب نہیں دیا۔

○ دریائے سندھ میں گدو اور سکھر کے مقام پر اونچے درجے کا سیلاب ہے۔ جہلم اور چناب میں نچلے درجے کا سیلاب ہے۔ دریائے سندھ میں پانی کی سطح مزید بلند ہونے کا امکان ہے۔

ضرورت ہے

۱۔ سیلزمین۔ تعلیم کم از کم میٹرک۔ عمر ۲۰ تا ۳۵ سال

۲۔ ربڑ پارٹس کا کام سیکھنے والے لڑکے

رہائش کا انتظام بھی ہوگا۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

پتہ برائے رابطہ

میاں بھائی

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۲۲۳۳۷۲
۲۲۳۳۷۳

کوٹھی برائے فروخت

ایک عدد کوٹھی مشتمل بر چار بیڈ روم اٹیچڈ باتھ۔ سٹڈی روم۔ ڈرائنگ۔ ڈائننگ۔ دو برآمدے۔ راہداری۔ بر رقبہ سوا کنال۔ بجلی۔ سوئی گیس۔ ٹیلیفون واٹر سپلائی کی سہولیات موجود ہیں۔ بر لب سڑک دارالبرکات ربوہ میں برائے فوری فروخت ہے۔

برائے رابطہ:۔ لئیق احمد عابد

۲۵/۱۱ دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون ۶۲۸

پتہ

کامیاب دوائی

دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ

مکمل کورس ۹ ماہ قیمت =/۱۳۰ روپے

مرض اٹھراء کا کامیاب علاج

حب اٹھراء۔ ہمدرد نسواں

قیمت فی ڈبی =/۱۲ روپے

زدجام عشق سپیشل

مکمل کورس قیمت =/۴۸۰ روپے

جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶، ۷۷۱